سچا شاگرد

sachchā shāgird

A True Disciple

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 17]

(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of torstenbreswald https://pixabay.com/vectors/chain-broken-chain-line-art-6202299/; ractapopulous https://pixabay.com/illustrations/background-scrapbooking-texture-2037172/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

شاگرد کو زندگی کا نور حاصل ہے 2
شاگرد اپنے گناہوں میں نہیں مرے گا 6
شاگرد جانتا ہے کہ نور کہاں سے ہے 8
شاگرد گناہ کی غلامی سے آزاد ہے 11
شاگرد ابدی موت نہیں دیکھے گا 15
انجیل، یوحنا 8:12-59 18

جھونپڑیوں کی عید تھی۔ اِس عید پر لوگ فصلوں کی خوشی مناتے تھے، یہ کہ خدا نے بارش برسا کر فصلیں پیدا کی ہیں۔ ساتھ ساتھ وہ یاد کرتے تھے کہ ایک دن المسیح آ کر سب کچھ بحال کرے گا۔ اُس وقت بیت المقدّس کے نیچے سے پانی بہہ نکلے گا۔ اِس لئے خداوند عیسیٰ نے اِسی عید پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ جو پیاسا ہو وہ میرے پاس آئے، اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ پیئے۔ تب اُس کے اندر سے زندگی کے پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی۔ اِس سے وہ صاف کہہ رہا تھا کہ مَیں ہی المسیح ہوں، اور مجھ پر ایمان لا کر تمہیں ابدی زندگی ملے گی۔

◄ جس نے ابدی زندگی کا پانی پی لیا ہے وہ کیا ہے؟

وہ عیسیٰ مسیح کا شاگرد ہے۔ لیکن شاگرد ہونے کا کیا مطلب ہے؟ عیسیٰ مسیح کو جھوٹے شاگردوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ سچے

شاگرد چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب اُس نے سچے شاگرد کا مضمون چھیڑا۔ پہلی بات،

شاگرد کو زندگی کا نور حاصل ہے

جھونپڑیوں کی عید کا ایک نشان پانی تھا۔ دوسرا نشان روشنی تھی۔ رات کے وقت بیت المقدّس میں بڑے بڑے چراغ دان جلائے جاتے تھے۔ اِن کی روشنی میں یروشلم شہر کا کونا کونا چمکتا دمکتا تھا۔ عید کے دوران ایمان دار پوری رات بیت المقدّس میں خوشی مناتے تھے۔

◄ چراغ دانوں کے پیچھے کیا خیال تھا؟

روشنی خدا کے نور کی طرف اشارہ ہے۔ جو خدا کے نور میں چلتا ہے وہ صحیح راہ پکڑ لیتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ پانی کی طرح یہ روشنی اُس نور کی طرف اشارہ تھی جو المسیح لائے گا۔ یوں زکریاہ نبی نے پیش گوئی کی تھی،

> نہ دن ہو گا اور نہ رات بلکہ شام کو بھی روشنی ہو گی۔
>
> (زکریاہ 7:14)

مطلب ہے المسیح کے آنے پر رات بھی روشن ہو گی۔ کیونکہ وہ نور کا سرچشمہ ہو گا۔

اِس عید پر عیسیٰ مسیح کہہ چکا تھا کہ مَیں زندگی کے پانی کا سرچشمہ ہوں۔ اب اُس نے کھڑے ہو کر فرمایا،

> دُنیا کا نور مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے وہ تاریکی میں نہیں چلے گا، کیونکہ اُسے زندگی کا نور حاصل ہو گا۔
>
> (یوحنا 12:8)

◄ کون دُنیا کا نور ہے؟

عیسیٰ مسیح۔

◄ عیسیٰ مسیح نے اِس عید پر یہ بات کیوں فرمائی؟

پانی کی طرح نور المسیح کا نشان ہے۔

◄ دُنیا کا یہ نور ہمیں کیا دلاتا ہے؟

- نور راستے کو روشن کر دیتا ہے۔ تب ہم دُنیا کی تاریکی میں نہیں چلیں گے۔ ہم نجات کے راستے پر چلیں گے۔

- نور زندگی دلاتا ہے۔ روشنی کے بغیر پودا مُرجھا جاتا ہے۔ روشنی کے بغیر انسان بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح نور ہمیں روحانی زندگی دلاتا ہے، ہمیں ٹھیک منزل تک پہنچاتا ہے، ہمیں ابدی زندگی دلاتا ہے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک بیج ایک سوکھے ہوئے کنوئیں میں گر گیا۔ جہاں گرا وہاں تک سورج کی کرنیں نہیں پہنچتی تھیں۔ پھر بھی بیج سے نازک سا پودا پھوٹ نکلا جو آہستہ آہستہ کنوئیں کے منہ تک بڑھنے لگا۔ عام طور پر اِس قسم کا پودا صرف دو چار انچ لمبا ہو جاتا ہے۔ لیکن روشنی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہ پودا سو فٹ سے زیادہ لمبا ہو گیا۔ آخر کار وہ کنوئیں کے منہ اور سورج کی کرنوں تک پہنچ گیا۔

◄ اِس پودے کو پوری روشنی اور زندگی کیوں ملی؟

اِس لئے کہ وہ روشنی کے پیچھے پڑا رہا۔ نجات کا ایک ہی راستہ ہے: اُس نور کے پیچھے چلنا جو عیسیٰ مسیح ہے۔

◄ کیا ہم ایسی شدت سے نور کے پیچھے پڑ گئے ہیں؟

عیسیٰ مسیح کا یہ دعویٰ سن کر سننے والے اعتراض کرنے لگے، "آپ تو اپنے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔ ایسی گواہی معتبر نہیں ہوتی۔" یہ اعتراض پہلے بھی کیا جا چکا تھا (دیکھئے باب 5)۔ اُس وقت عیسیٰ مسیح نے تفصیل سے اِس کا جواب دیا تھا۔ اِس موقعے پر اُس نے یہ فرمانا کافی سمجھا کہ مَیں اور میرا باپ دونوں اِس کے معتبر گواہ ہیں۔ مسئلہ مَیں نہیں ہوں بلکہ تم۔ اُس نے فرمایا،

> مَیں جانتا ہوں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جا رہا ہوں۔ لیکن تم کو تو معلوم نہیں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔ (یوحنا 14:8)

◄ مسئلہ کیا تھا؟

جب سورج کی کرنیں ہم پر پڑتی ہیں تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ سورج سے نکلی ہوئی ہیں۔ ہم یہ بھی جان لیتے ہیں کہ اِن سے زمین روشن ہو کر پھل لاتی ہے۔ الٰہی سورج کا نور دُنیا میں آیا تھا مگر اِن

مخالفوں کے دل روشن نہیں ہوئے تھے نہ وہ روحانی پھل لائے تھے۔ افسوس!

عیسیٰ مسیح اُنہیں آگاہ کرنا چاہتا تھا، اِس لئے اُس نے فرمایا کہ صرف سچے شاگرد کو زندگی کا نور حاصل ہے۔ دوسرے،

شاگرد اپنے گناہوں میں نہیں مرے گا

اُس نے فرمایا،

> مَیں جا رہا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔ (یوحنا 21:8)

اکثر لوگ شدت سے المسیح کا انتظار کریں گے، مگر بے فائدہ۔ وہ اپنے گناہوں میں مر جائیں گے۔

◄ کس چیز میں مر جائیں گے؟

اپنے گناہوں میں۔

◄ کیوں؟

عیسیٰ مسیح نے صلیب پر اپنی جان دی تاکہ ہمارے گناہ مٹ جائیں۔ جو اُس کے پیچھے ہو لے اُس کے گناہ مٹ گئے ہیں۔ لیکن جو اُسے قبول نہ کرے اُس کے گناہ ہمیشہ تک رہیں گے۔ اِس لئے وہ اپنے گناہوں میں مر جائے گا۔

► **جو اپنے گناہ میں مر جاتا ہے کیا اُسے جنت کی اُمید ہے؟**

نہیں۔ گناہ انسان کو خدا سے دُور رکھ دیتا ہے۔ صرف عیسیٰ مسیح کے پاک نور میں رہنے سے نجات ملے گی۔ اُسی میں رہ کر ہمارے گناہ دُور ہو جاتے ہیں۔ کوئی اَور حل نہیں۔

► **میرے دوست، کیا آپ کو نجات کا یقین ہے؟**

بہت سارے لوگ نجات کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہلاک ہو رہے ہیں۔

► **کیوں؟**

اِس لئے کہ وہ مسیح کے نور میں نہیں آئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔

صرف سچا شاگرد اپنے گناہوں میں نہیں مرے گا۔ لیکن سچے شاگرد کا ایک تیسرا نشان ہے۔

شاگرد جانتا ہے کہ نور کہاں سے ہے

سننے والوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟

اُس نے فرمایا،

> مَیں وہی ہوں جو مَیں شروع سے ہی بتاتا آیا ہوں۔
>
> (یوحنا 8:25)

◄ کیا مطلب ہے؟

مَیں اپنے کام اور کلام سے تم پر ظاہر ہوا ہوں، پھر بھی تم ایمان نہیں لائے۔ عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ تُو تُو مَیں مَیں کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ جو لوگ ایمان لانا نہیں چاہتے اُنہیں منوانا بے کار ہے۔ پھر اُس نے ایک بات فرمائی جو سمجھنے میں مشکل ہے،

> جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تب ہی تم جان لو گے کہ مَیں وہی ہوں۔ (یوحنا 28:8)

◄ ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھانے کا کیا مطلب ہے؟

ابنِ آدم سے مراد عیسیٰ مسیح ہے۔ اُس کے مخالف اُسے اونچے پر یعنی صلیب پر چڑھائیں گے۔ لیکن وہ مُردوں میں نہیں رہے گا۔ وہ جی اُٹھ کر آسمان پر اُٹھا لیا جائے گا اور ایک دن دُنیا کی عدالت کرنے کے لئے لوٹے گا۔ اُس وقت سب جان لیں گے کہ وہ کون ہے۔

◄ وہ کیا جان لیں گے؟

مسیح فرماتا ہے، وہ جان لیں گے کہ مَیں وہی ہوں۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

جب خدا نے موسیٰ نبی کو ہدایت دی کہ وہ اسرائیلیوں کو مصر سے فلسطین لے جائے تو موسیٰ نے پوچھا کہ مَیں کیا کہوں جب وہ کہیں

گے کہ کس نے تجھے بھیج دیا ہے، اُس کا نام کیا ہے؟ خدا نے جواب دیا،

> مَیں جو ہوں سو مَیں ہوں۔ اُن سے کہنا، 'مَیں ہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔'
>
> (توریت، خروج 14:3)

اِسی طرح خدا نے یسعیاہ نبی کے وسیلے سے فرمایا تھا،

> اے اسرائیلی قوم، تم ہی میرے گواہ ہو، تم ہی میرے خادم ہو جسے مَیں نے چن لیا تاکہ تم جان لو، مجھ پر ایمان لاؤ اور پہچان لو کہ مَیں ہی ہوں۔
>
> (یسعیاہ 10:43)

◄ اسرائیل کیا پہچان لے؟
کہ مَیں ہی ہوں۔
◄ کیوں؟

ہر مخلوق کے پیچھے وہی ہے۔ اُس کے پیچھے یا اوپر کچھ نہیں ہے۔ وہ ہے اِسی لئے ہم ہیں۔ اب عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ مَیں ہی ہوں۔

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟

مَیں جو فرزند ہوں خدا باپ سے بھیجا گیا ہوں، اِس لئے مَیں ہی ہوں۔ خدا باپ سورج ہے، مَیں اُس کی روشنی ہوں۔ اِس لئے مَیں صرف وہ کچھ کرتا ہوں جو خدا باپ کی مرضی ہے۔ یہ ایک بہت عظیم بات ہے جو ہم میں سے کوئی بھی اپنے بارے میں نہیں کہہ سکتا۔

اُس کے مخالف سوچ بچار میں پڑ گئے کہ کیا یہ کفر نہیں ہے؟ لیکن بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔ سچا شاگرد جانتا ہے کہ نور کہاں سے ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ 'مَیں ہوں' ہے۔ سچے شاگرد کا ایک چوتھا نشان:

شاگرد گناہ کی غلامی سے آزاد ہے

اُس نے فرمایا،

> اگر تم میری تعلیم کے تابع رہو گے تب ہی تم میرے سچے شاگرد ہو گے۔ پھر تم سچائی کو جان لو گے اور سچائی تم کو آزاد کر دے گی۔ (یوحنا 8:31-32)

- ◄ سچا شاگرد کون ہے؟

وہ جو مسیح کی تعلیم کے تابع رہے گا۔

- ◄ تابع رہنے کا کیا مطلب ہے؟

یہ کہ شاگرد اُس کی حکومت کے تحت ہو۔ کہ نور کی کرنیں دل کا کونا کونا روشن کریں۔

- ◄ سچا شاگرد کیا جان لے گا؟

سچائی کو۔

- ◄ سو سچائی کو جاننے کا پہلا قدم کیا ہے؟

اُس کا پہلا قدم نور کے تابع ہو جانا ہے۔ پہلے مجھے یہ قبول کرنا ہے کہ عیسیٰ مسیح میرا آقا، میرا نور ہے۔ تب ہی مَیں سچائی کو جان لوں گا۔

اِس کے اُلٹ نہیں ہو سکتا۔ پہلے نور میری زندگی کو روشن کرے، تب ہی مَیں سچائی کو جان سکتا ہوں۔

- ◄ **سچائی کو جان لینے کے بعد کیا نتیجہ نکلے گا؟**

سچائی سچے شاگرد کو آزاد کر دے گی۔

- ◄ **لیکن سچائی کیا ہے؟**

سچائی خود عیسیٰ مسیح ہے جس میں خدا باپ ظاہر ہوا ہے۔ وہی ہمیں آزاد کرے گا (دیکھئے یوحنا 8:36)۔

- ◄ **سچائی کس چیز سے آزاد کرے گی؟**

غلامی سے۔

یہودیوں نے اعتراض کیا، "ہم تو ابراہیم کی اولاد ہیں، ہم کبھی بھی کسی کے غلام نہیں رہے۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں گے؟" یہودی تو اِس پر بہت فخر کرتے تھے کہ ہم ابراہیم کی آزاد اولاد ہیں۔ گو رومی ہم پر حکومت کریں تو بھی ہماری فطرت آزاد ہے۔

لیکن یہاں عیسیٰ مسیح حقیقی آزادی کی بات کر رہا تھا—روحانی آزادی کی بات۔ اُس نے فرمایا،

جو بھی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔ (یوحنا 34:8)

◄ کون روحانی غلام ہوتا ہے؟

جو بھی گناہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ گناہ کا غلام ہے۔

◄ کیا کوئی انسان ہے جو گناہ نہیں کرتا ؟

ایک بھی نہیں۔ اِس دُنیا میں صرف عیسیٰ مسیح بے گناہ تھا۔ کوئی بھی انسان نہیں ہے جو اپنی ہی طاقت سے گناہ سے دُور رہ سکے۔ ہم سب گناہ گار ہیں۔ اِس لئے ہم سب کے سب گناہ کے غلام ہیں۔ صرف ایک ہے جو ہمیں آزاد کر سکتا ہے: عیسیٰ مسیح۔ عیسیٰ مسیح دُنیا کا نور ہے۔ اُس کی پاک روشنی میں انسان اپنی کسی بھی چیز پر فخر نہیں کر سکتا۔ ہر چیز جس پر ہم فخر کرتے ہیں اِس روشنی میں ناقص ثابت ہوتی ہے۔

◄ تو پھر ہم کس طرح گناہ کی غلامی سے آزاد ہو سکتے ہیں؟

دُنیا کے نور سے جو اِس دُنیا میں نازل ہوا تاکہ انسان کو گناہ سے آزاد کرے۔

◄ آزاد ہو جانے کے لئے کیا ضروری ہے؟

ضروری ہے کہ اُس کا کلام ہمارے اندر لبسے۔ اُس کا نور ہمارے تاریک دلوں کو روشن کرے۔ یہی اُس کے تابع رہنے کا مطلب ہے۔ یوں ہی سچا شاگرد گناہ کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔عیسیٰ مسیح کے مخالف روشن نہیں ہوئے تھے۔ اُن کا حقیقی باپ ابراہیم نہیں بلکہ ابلیس تھا جس نے اُنہیں تاریکی کی زنجیروں میں جکڑ لیا تھا۔

سچے شاگرد کے بارے میں ایک آخری بات،

شاگرد ابدی موت نہیں دیکھے گا

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جو بھی میرے کلام پر عمل کرتا رہے وہ موت کو کبھی نہیں دیکھے گا۔ (یوحنا 51:8)

اُس کے مخالف ناراض ہوئے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ”کیا تم ہمارے باپ ابراہیم سے بڑے ہو؟ وہ مر گیا، اور نبی بھی مر گئے۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟“

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> تمہارے باپ ابراہیم نے خوشی منائی جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ میری آمد کا دن دیکھے گا، اور وہ اُسے دیکھ کر مسرور ہوا۔ (یوحنا 56:8)

◄ اُس نے خوشی کیوں منائی؟

ابراہیم نبی تھا۔ اِس لئے اُس نے دیکھا کہ ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑھ کر ہے۔ دُنیا کا نور آنے والا ہے جو انسان کو گناہ کی غلامی سے نجات دے گا۔

یہودیوں نے اعتراض کیا، ”تمہاری عمر تو ابھی پچاس سال بھی نہیں، تو پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ تم نے ابراہیم کو دیکھا ہے؟“

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> ابراہیم کی پیدائش سے پیشتر 'مَیں ہوں'۔ (یوحنا 58:8)

یہ بات یہودی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھانے لگے۔

◄ کیوں؟

اب عیسیٰ مسیح نے اپنے بارے میں صاف صاف کہا تھا کہ 'مَیں ہوں۔' نہ صرف مَیں ابراہیم سے پہلے تھا بلکہ مَیں ابراہیم سے پہلے ہوں۔ مطلب ہے ابد سے ہوں۔ مَیں الٰہی سورج کا نور ہوں۔ مَیں وہ ہوں جو اِس دُنیا میں نازل ہوا تاکہ تمہیں گناہ کی غلامی سے آزاد کرے۔ یہ یہودیوں کی نظر میں کُفر تھا۔

میرے عزیز، بہت سے لوگ یہ روحانی حقیقت قبول نہیں کر سکتے۔ اُن کے نزدیک عیسیٰ مسیح اچھا انسان اور عظیم نبی تھا۔ لیکن وہ یہ قبول نہیں کر سکتے کہ وہ دُنیا کا نور ہے، کہ وہ 'مَیں ہوں' یعنی خدا باپ کا فرزند ہے۔
لیکن ایسے لوگوں سے مَیں ایک ہی سوال پوچھنا چاہتا ہوں،

◄ آپ کس طرح گناہ کی غلامی سے آزاد ہو جائیں گے؟

اُسی کے پاس یہ اختیار ہے، وہی پوری طرح پاک ہے، وہی ہمارے گناہوں کو مٹا کر ہمیں جنت میں داخل ہونے کے قابل بنا سکتا ہے۔ کوئی اَور وسیلہ نہیں ہے۔

انجیل، یوحنا 8:12-59

پھر عیسیٰ دوبارہ لوگوں سے مخاطب ہوا، "دنیا کا نور مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے وہ تاریکی میں نہیں چلے گا، کیونکہ اُسے زندگی کا نور حاصل ہو گا۔"

فریسیوں نے اعتراض کیا، "آپ تو اپنے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔ ایسی گواہی معتبر نہیں ہوتی۔"

عیسیٰ نے جواب دیا، "اگرچہ مَیں اپنے بارے میں ہی گواہی دے رہا ہوں تو بھی وہ معتبر ہے۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جا رہا ہوں۔ لیکن تم کو تو معلوم نہیں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔ تم انسانی

سوچ کے مطابق لوگوں کا فیصلہ کرتے ہو، لیکن مَیں کسی کا بھی فیصلہ نہیں کرتا۔ اور اگر فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ درست ہے، کیونکہ مَیں اکیلا نہیں ہوں۔ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے ساتھ ہے۔ تمہاری شریعت میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہے۔ مَیں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں جبکہ دوسرا گواہ باپ ہے جس نے مجھے بھیجا۔“

اُنہوں نے پوچھا، ”آپ کا باپ کہاں ہے؟“ عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم نہ مجھے جانتے ہو، نہ میرے باپ کو۔ اگر تم مجھے جانتے تو پھر میرے باپ کو بھی جانتے۔“

عیسیٰ نے یہ باتیں اُس وقت کیں جب وہ اُس جگہ کے قریب تعلیم دے رہا تھا جہاں لوگ اپنا ہدیہ ڈالتے تھے۔ لیکن کسی نے اُسے گرفتار نہ کیا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔

ایک اَور بار عیسیٰ اُن سے مخاطب ہوا، ”مَیں جا رہا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔“
یہودیوں نے پوچھا، ”کیا وہ خودکشی کرنا چاہتا ہے؟ کیا وہ اِسی وجہ سے کہتا ہے، ’جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے‘؟“
عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی، ”تم نیچے سے ہو جبکہ مَیں اوپر سے ہوں۔ تم اِس دنیا کے ہو جبکہ مَیں اِس دنیا کا نہیں ہوں۔ مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ تم اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔ کیونکہ اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ مَیں وہی ہوں تو تم یقیناً اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔“
اُنہوں نے سوال کیا، ”آپ کون ہیں؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں وہی ہوں جو مَیں شروع سے ہی بتاتا آیا ہوں۔ مَیں تمہارے بارے میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کی بنا پر مَیں تم کو مجرم ٹھہرا سکتا ہوں۔ لیکن

جس نے مجھے بھیجا ہے وہی سچا اور معتبر ہے اور مَیں دنیا کو صرف وہ کچھ سناتا ہوں جو مَیں نے اُس سے سنا ہے۔"

سننے والے نہ سمجھے کہ عیسیٰ باپ کا ذکر کر رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے کہا، "جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تب ہی تم جان لو گے کہ مَیں وہی ہوں، کہ مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ صرف وہی سناتا ہوں جو باپ نے مجھے سکھایا ہے۔ اور جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، کیونکہ مَیں ہر وقت وہی کچھ کرتا ہوں جو اُسے پسند آتا ہے۔"

یہ باتیں سن کر بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔

جو یہودی اُس کا یقین کرتے تھے عیسیٰ اب اُن سے ہم کلام ہوا، "اگر تم میری تعلیم کے تابع رہو گے تب ہی تم میرے سچے شاگرد ہو گے۔ پھر تم سچائی کو جان لو گے اور سچائی تم کو آزاد کر دے گی۔"

اُنہوں نے اعتراض کیا، ”ہم تو ابراہیم کی اولاد ہیں، ہم کبھی بھی کسی کے غلام نہیں رہے۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں گے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو بھی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔ غلام تو عارضی طور پر گھر میں رہتا ہے، لیکن مالک کا بیٹا ہمیشہ تک۔ اِس لئے اگر فرزند تم کو آزاد کرے تو تم حقیقتاً آزاد ہو گے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ابراہیم کی اولاد ہو۔ لیکن تم مجھے قتل کرنے کے درپَے ہو، کیونکہ تمہارے اندر میرے پیغام کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ مَیں تم کو وہی کچھ بتاتا ہوں جو مَیں نے باپ کے ہاں دیکھا ہے، جبکہ تم وہی کچھ سناتے ہو جو تم نے اپنے باپ سے سنا ہے۔“

اُنہوں نے کہا، ”ہمارا باپ ابراہیم ہے۔“ عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر تم ابراہیم کی اولاد ہوتے تو تم اُس کے نمونے پر چلتے۔ اِس کے بجائے تم مجھے قتل کرنے کی تلاش میں ہو، اِس لئے کہ مَیں

نے تم کو وہی سچائی سنائی ہے جو مَیں نے اللہ کے حضور سنی ہے۔
ابراہیم نے کبھی بھی اِس قسم کا کام نہ کیا۔ نہیں، تم اپنے باپ کا
کام کر رہے ہو۔“